

## 67672- جھری اور سری نمازوں میں کیا حکمت ہے؟

### سوال

کیا ظہر اور عصر کی نماز سری اور باقی فرض جھری ادا کرنے میں کوئی معین حکمت ہے؟

### پسندیدہ جواب

#### اول :

جو نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھری ادا کی اس میں جھری ہے، اور جو سری ادا کی وہ سری ادا ہوگی، یہ نماز کی سنن میں شامل ہے نہ کہ واجبات میں، نماز کے لیے افضل یہی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقہ سے تجاوز نہ کرے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جھری نمازوں میں جھری قرأت کرنا واجب کی بنا پر نہیں، بلکہ یہ تو افضل ہے، اگر کسی شخص نے جھری نماز میں سری قرأت کر لی تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہے"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قرأت کو جھری یا سری سے مقید نہیں فرمایا، لہذا اگر کوئی شخص واجب کردہ قرأت کو جھری یا سری پڑھے تو اس نے واجب ادا کر دیا، لیکن اس کے لیے جس میں جھری قرأت کرنا مسنون ہو مثلاً نماز جمعہ اور فجر کی نماز تو اس میں جھری قرأت کرنا ہی افضل ہے۔

اور اگر کوئی امام ہوتے ہوئے عدا جھری قرأت نہ کرے تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن ناقص ہوگی۔

لیکن انفرادی نماز ادا کرنے والا شخص جب جھری نمازوں میں سے کوئی نماز ادا کرے تو اسے جھری یا سری قرأت کرنے میں اختیار ہے، وہ دیکھے کہ اس کے لیے کیا زیادہ نشاط کا باعث اور کس سے زیادہ خشوع حاصل ہوتا ہے، وہ ایسا ہی کرے "انتہی۔

دیکھیں : مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (73/13)۔

#### دوم :

مسلمان شخص کے لیے اصل تو یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت پر عمل کرے، اور اسے اس کی حکمت یا علت کے علم ہونے پر معلق نہ کرے، لیکن اس حکم پر عمل پیرا ہونے اور اس طریقہ کا التزام کرنے کے بعد اس کی حکمت جاننے اور تلاش کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (20785) اور (26862) کے جوابات ضرور دیکھیں۔

سوم :

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے دریافت کیا گیا :

ہم ظہر اور عصر کی نماز سری اور مغرب و عشاء کی جھری کیوں ادا کرتے ہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

"ہم اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور پیروی کرتے ہیں جس میں انہوں نے سری قرأت کی ہم بھی سری کرتے ہیں، اور جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھری قرأت کی ہم بھی جھری قرأت کرتے ہیں؛ کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

**﴿يَقِينًا تَهَارَسَ لِي نَبِي كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فِي بَهْتَرِينَ نَمُونَهُ هِيَ﴾. الاحزاب (21).**

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے"

اسے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے.

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (6/394-395)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ہم باقی فرضی نمازوں کے علاوہ نماز مغرب اور عشاء اور فجر میں جھری قرأت کیوں کرتے ہیں، اور اس کی دلیل کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

"ان نمازوں میں جھری قرأت کی مشروعیت کی حکمت اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی زیادہ جانتا ہے، زیادہ قریب یہ معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم اس میں حکمت یہ ہے کہ : لوگ رات اور نماز فجر میں جھری قرأت سے زیادہ استفادہ کرتے ہیں، اور نماز ظہر اور عصر کی نسبت وہ زیادہ مشغول نہیں ہوتے" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/122).

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

نماز جمعہ میں جھری قرأت کرنے کی حکمت کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

"اس میں جھری قرأت کرنے کی حکمت یہ ہے کہ :

اول: زیادہ علم تو اللہ کے پاس ہے، اس میں حکمت یہ ہے کہ: ایک ہی امام کے ساتھ وحدۃ واجتماعیت پیدا ہو سکے، کیونکہ سب لوگوں کا خاموش ہو کر ایک ہی امام کے ساتھ جمع ہونے میں اس سے زیادہ اجتماعیت ہے کہ ہر شخص سری طور پر اپنی اپنی قرأت کرتا رہے، اور اس حکمت کو پورا کرنے کے لیے سب لوگوں کو ایک ہی جگہ پر جمع ہونا واجب ہے، لیکن کسی ضرورت کی بنا پر نہیں۔

دوسری حکمت:

امام کی نماز میں جہری قرأت دونوں خطبوں کی تکمیل کی جگہ پر ہے، اور اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں کوئی مناسب سی سورۃ "سورۃ الحجۃ، اور المناقین" پڑھتے تھے، کیونکہ پہلی سورۃ میں نماز جمعہ کا ذکر اور اس پر اجماع آیا ہے، اور دوسری سورۃ میں مناقین اور نفاق کی مذمت ہے، اور یا پھر "سورۃ الاعلیٰ اور الغاشیہ" پڑھتے کیونکہ پہلی سورۃ میں مخلوق کی ابتدا اور مخلوقات کی صفت اور شراعیع کی ابتدا کا ذکر ہے، اور دوسری سورۃ میں قیامت اور جزاء و سزا کا ذکر ہے۔

تیسری حکمت:

ظہر اور نماز جمعہ کے مابین فرق۔

چوتھی حکمت:

تاکہ یہ نماز عید کے مشابہ ہو، کیونکہ نماز جمعہ ہفتہ وار عید ہے "انتہی۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (112/16)۔

مزید تفصیل کے آپ سوال نمبر (65877) کا جواب بھی ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم۔